سیّدہ بنت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ

حیات امیر شریعت اور تاریخِ احرار کا مستند ماخذ

محمد فاروق قریشی

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی لخت جگر و نور نظر سیدہ اُمّ کفیل بخاری کا سانحۂ رحلت بھی ذہن کو اچاٹ اور دل کو اداس کر گیا ہے۔ نادر روزگار شخصیت کی پروردہ، عظیم ماں کی گود میں پروان چڑھنے والی باکمال بیٹی، اپنے عہد کے نابغہ اور بہترین خطیب بھائیوں کی چہیتی بہن اور مجموعۂ محاسن بیٹوں کی مشفق و مہربان ماں کی جدائی بہت بڑا سانحہ ہے۔ سیدہ مرحومہ قومی سیاسی تاریخ، تحریکات ملّی، خصوصاً حیات امیر شریعتؒ اور تاریخِ احرار کے نشیب و فراز سے بخوبی واقف اور ان کا مستند ماخذ تھیں۔ خانوادۂ بخاری کی روایت کے مطابق علم و ادب ان کے رگ و ریشے میں رچا بسا تھا۔ اصناف ادب میں نثر و نظم دونوں زیرِ نگیں رہے۔

ماہنامہ نقیبِ ختمِ نبوّت کے ''امیر شریعت نمبر'' اور حیات امیر شریعت پر ان کی معرکۃ الآراء کتاب ''سیّدی وابی'' ان کے وسعت علم، استحضار علمی اور حسن نگارش کا لازوال شاہکار ہیں۔ حشو و زوائد سے منزہ اور حسن بیاں سے مرصع ادب کے سانچے میں ڈھلے اور بہترین الفاظ کے جامے سے مزیّن جملے دل میں اترتے چلے جاتے ہیں۔ ایسی پختہ اور مرصع نثر کہنہ مشق لکھاریوں کے ہاں بھی بہت کم دیکھنے کو ملتی ہے۔ حضرت امیر شریعت علیہ الرحمہ کے طویل اسفار، قید و بند کی صعوبتوں اور فقدان وسائل کے باوصف ماں بیٹی نے جس عالی ہمتی اور بلند حوصلگی سے انتہائی نامساعد حالات کا خندہ پیشانی اور صبر و ہمت سے سامنا کیا، ان کو پڑھ کر ذہن میں حیاۃ الصحابہ کے اوراق کھلنے لگتے ہیں ان کی تربیت میں مکتب کی کرامت سے زیادہ فیضان نظر کا کرشمہ ہے۔

امیر شریعت کی بیٹی کو ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ ایسے لازوال کردار اب محض خواب و خیال ہو کر رہ گئے ہیں۔ گردشِ شام و سحر کے ساتھ ساتھ انسان گھٹتے اور سائے بڑھتے جا رہے ہیں۔ حضرت امیر شریعت کے متعلقین و محبین اور نیاز مندان خانوادۂ بخاری کے لیے سیدہ کی رحلت، جاں کاہ حادثہ اور ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام اور خانوادۂ بخاری کو صبر و ہمت نصیب فرمائے، آمین۔

''بساطِ خیال۔ دل بہت اداس ہے''

(مطبوعہ: روزنامہ اسلام، ۲۹/ اپریل ۲۰۱۲ء)